روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 111 | جمعرات 27 ذوالحجہ - 1416ھ 16 ہجرت 1375ھش 16 مئی 1996ء

اعلان

امراء، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 27- مئی 1996ء کو "یوم قدرت ثانیہ" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام بنا کر احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس بھجوائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیمار کو چاہئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہیں۔ ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے اور دنیا میں جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کے حضور میں سچی توبہ کرنی چاہئے توبہ سے یہ مطلب نہیں کہ انسان جنتر منتر کی طرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہئے کہ میں آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا اور اس پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے تو خدا تعالیٰ الغفور الرحیم ہے۔ وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور وہ ستار ہے۔ بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ تمہیں ضرورت نہیں کہ مخلوق کے سامنے اپنے گناہوں کا اظہار کرو۔ ہاں خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 60)

فتنہ اندازی سے بڑھ کر ہلاکت کی کوئی راہ نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں احمدی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پہلوں کے حالات سے نصیحت پکڑیں۔ پہلے مفسد ہوئے اب بھی ہوں گے اور یاد رکھو کہ فتنہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے۔ نتیجہ میں پہلوں کے حالات کو سامنے رکھ لو۔ اگر فتنہ کی راہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرو گے تو خوب یاد رکھو کہ ان لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا تھا۔ جو ان کا انجام ہوا وہی تمہارا ہوگا یعنی جماعت کی تباہی اور ہلاکت۔ ہمیشہ احتیاط کرو کہ کہیں فتنہ کا موجب نہ بن جاؤ۔ جماعت میں تفرقہ اندازی سے بڑھ کر ہلاکت کی راہ کوئی نہیں۔ جو رستہ پہلے خطرناک ثابت ہوا ہو۔ کوئی دانا اس رستہ پر نہیں چلتا۔ کیا کوئی شخص ہے جو گلے پر چھری پھیر لیتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں اس لئے کہ جانتا ہے کہ چھری پھیرنے سے گلا کٹ جائے گا۔ کوئی نہیں جو سانپ کے بچہ سے کھیلے۔ وہ جانتا ہے کہ سانپ ڈنگ مارے گا جس سے جان جائے گی کہ کوئی انسان نہیں دیکھا ہوگا جو جنگلی شیر کے منہ میں دیدہ و دانستہ اپنا ہاتھ ڈال دے کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیر چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر ڈالے گا۔

مگر فتنہ کی راہ اس سے بھی زیادہ تجربہ شدہ ہے۔ سانپوں کے ڈسے ہوئے بچ جاتے ہیں شیر کے پھاڑے ہوؤں کا علاج ہو جاتا ہے۔ آگ سے سلامتی ہو جاتی ہے لیکن اگر نہیں سلامتی تو فتنہ کے بعد نہیں۔ کوئی نظیر نہیں بتلائی جاسکتی کہ فتنہ کے بعد کوئی قوم سلامت رہی ہو۔

پھر حیرت ہے باوجود یہ جانتے ہوئے کیسے لوگ فتنہ اندازی سے نہیں ڈرتے مگر حقیقت یہی ہے کہ لوگ نہیں جانتے کہ فتنہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ فتنہ نے کسی قوم کو سلامت نہیں رکھا۔ حتیٰ کہ (دین حق) کی جو کہ آخری جماعت ہے اور جو اپنے سے پہلی تمام جماعتوں سے برگزیدہ ہے۔ وہ بھی اس کے بد نتائج سے نہ بچ سکی تو پھر ہماری جماعت (-) کیسے فتنہ کے بد نتائج سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

پس میں ہوشیار کرتا ہوں کہ ان تمام بلاؤں

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم میجر ریٹائرڈ عبد القادر صاحب ناظر دیوان تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ گزشتہ عرصہ ڈیڑھ سال سے صاحب فراش اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں ان کے سر کی ہڈی اور دماغ کی جھلی کے درمیان کیلشیم جمع ہے جو ان کے اعصاب پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس کا علاج آپریشن ہے مگر عمر زیادہ ہونے اور کمزوری کے باعث آپریشن نہیں کیا جاسکا۔ دوائیوں وغیرہ سے علاج جاری ہے۔ گزشتہ جنوری 96ء میں ان کی حالت میں بہتری محسوس کی گئی تھی۔ وہ اب رکی ہوئی ہے۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ کل رات کی اطلاع کے مطابق انہیں گلے کی خرابی کی وجہ سے بخار بھی ہے۔ کل دن میں درجہ حرارت 100 ڈگری تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اور انہیں معجزانہ رنگ میں شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم حمید احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شہر سیالکوٹ ایک ایکسیڈنٹ میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹنے سے صاحب فراش ہیں پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ زوجہ مکرم منظور احمد صاحب چیمہ چک 71 جنوبی ضلع سرگودھا۔ 11- مئی 1996ء کو دماغ کی شریان پھٹ جانے کے باعث وفات پا گئی ہیں۔ قبل ازیں ان کے میاں مکرم منظور احمد صاحب چیمہ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے تھے۔ موصوفہ اپنے پیچھے 6 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- ہجرت 1375 ہش　　16 - مئی 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

○ "جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے جس کا علم اسے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے۔ تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کرے گا کہ رات کو ایسے مکان میں جاکر سوئے۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائے گا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا۔ ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے۔ جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جاوے' انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں"۔

اس ارشاد کا لب لباب یہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی بہتر بنانے کے لئے اور صحیح راستے پر چلنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام حاصل ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم ہو تو یقیناً اس کے احکام پر چلنے کی طرف میلان پیدا ہو سکتا ہے بلکہ اس کی ہستی کے یقین کے باعث صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کے احکام پر عمل کرے گا۔ اور اگر اس کی ہستی کا علم ہی نہ ہو اور وہ اسے پہچانے ہی نہ۔ تو یقیناً وہ اپنے اٹکل پچو سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا ہوا کبھی نیکی پر ہاتھ مارے گا اور کبھی بدی پر اور یہ سب کچھ انتہائی بے یقینی کے ساتھ کرے گا۔ پس اس ارشاد کا اصل مطلب یہ ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور حصول معرفت کے لئے تگ و دو کرتے رہنا چاہئے۔

○ "خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ اور بخش دیتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گناہ گار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ کلام الٰہی میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے اگر آدم گناہ کرکے توبہ نہ کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا۔ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا کہ جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا۔ جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے۔ جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کرکے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے جس طرح مکھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے جس میں زہر ہے۔ تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے۔ اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے۔ اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

اس ارشاد میں واضح طور پر یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ انسان سے گناہ تو سرزد ہو ہی جاتا ہے۔ اگر وہ گناہ کرکے توبہ اور استغفار کرے۔ تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ ایسے شخص سے پیار کرتا ہے کیونکہ توبہ اور استغفار اس بات کا تقاضا کرتے ہیں بلکہ ہیں ہی اس بات کا نام کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکا جائے۔

تحفہ رشوت نہیں ہے' تحفہ ہے
تحفہ دے کر نہ بات منوائیں
چپ رہیں جیسے بات کوئی نہیں
بات ہو بھی تو دل کو سمجھائیں

ابو الاقبال

○

یہ خاک و خوں ہے اگر مرگِ ناگہاں کے لئے
کچھ اور چاہئے تسکینِ قلب و جاں کے لئے

تُو اپنی باہوں میں مجھ کو سمیٹ لے مولا
نہ میں زمیں کے لئے ہوں نہ آسماں کے لئے

مری زبان کی لغزش سے درگذر فرما
اسے تو بات کوئی چاہئے بیاں کے لئے

اگرچہ راستہ بھُولا ہوا ہوں مَیں لیکن
تھی ابتدائے سفر تیرے آستاں کے لئے

سمٹتی پھیلتی گرتی سنبھلتی آ پہنچی
اک آبجُو جو چلی بحرِ بیکراں کے لئے

عجیب بات ہے اپنا ہی بوجھ اٹھا نہ سکے
وہ تنکے جن کو چنا میں نے آشیاں کے لئے

وہ بات ان کو بہت ناگوار گذری ہے
جو بات مَیں نے چُنی زیبِ داستاں کے لئے

قبول ہو نہ ہو' اس سے غرض نہیں ناہیدؔ
میں لے تو آیا ہوں اس جاں کو ارمغاں کے لئے

عبدالمنان ناہید

آپ کا خط ملا

○ مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر تحریر فرماتی ہیں۔ آپ نے عزیزہ محترمہ آمنہ طیبہ بیگم کے متعلق میرا مضمون جلدی شائع فرمادیا۔

مضمون میں ایک لفظ سے جو شاید سہو کتابت سے غلط آگیا ہے حالات اور واقعات کا تاریخی پس منظر بھی غلط ہو جاتا ہے۔ وہ نصف صدی سے "دو سال" پہلے کا لفظ ہے مجھے جہاں تک یاد ہے میں نے نصف صدی سے "کئی سال" پہلے کا لفظ لکھا کیونکہ محترمہ والدہ صاحبہ کے ہمراہ یا میرا خود حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی خدمت میں جانے آنے کا عرصہ طیبہ بیگم کی شادی سے کافی پہلے کا تھا۔ نصف صدی سے دو سال پہلے کو لیا جائے تو اس وقت تو حضرت ام طاہر کی وفات ہو چکی تھی جن کا میں نے اس سلسلہ میں تعلق اور واسطہ کا ذکر کیا تھا۔ اس غلطی یا غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے یہ سطور لکھ رہی ہوں۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض کر دوں کہ محترمہ آمنہ طیبہ بیگم کے والد محترم حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے میرے والد محترم حضرت بھائی محمود احمد صاحب کے ساتھ تو بہت پرانے دوستانہ تعلقات تھے میں ابھی چھوٹی تھی جب بعض دفعہ دیکھتی تھی کہ نواب صاحب قادیان کے ریتی چھلہ میں سے گزر کر پیدل ہی ابا جان کے پاس سے ہو کر آگے دار.... وغیرہ جاتے تھے اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ نواب خاندان میں اتنی سادگی اور اخوت کا جذبہ بھی کتنا نمایاں تھا اور یہ سب برکتیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ تعلق سے تھیں۔

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری بروز جمعہ بتاریخ 22- اکتوبر 1852ء بھاگلپور (صوبہ بہار- ہندوستان) میں پیدا ہوئے- فطرتاً وہ بہت ذہین تھے- آپ نے عربی' فارسی اور اردو سیکھی' انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کے بعد انہوں نے ایف- اے میں داخلہ لیا لیکن بوجہ مذہبی رجحان ایف اے سے تعلیم ترک کردی- طبیعت میں سخت بے چینی تھی کئی روز تک ان کے دل سے ازخود یہ دعا نکلتی رہی کہ "اے خدا! تو میری مدد کر اور میری روحانی تکلیف کو دور کر- خود مالک نے دعا کروائی اور خود قبول کی"

اسی اثناء میں ایک درویش صفت بزرگ سے ان کی ملاقات ہوئی جس کے بارے میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ "اس کی ملاقات سے مجھ کو بہت بڑا فائدہ ہوا- اس بزرگ سے مجھ کو دو باتیں حاصل ہوئیں جن سے میں ابھی تک فائدہ اٹھاتا رہا ہوں' سچی دعا کس کو کہتے ہیں یہ میں نے عملی طور پر اس سے سیکھا ہے- اللہ کے پاس رونا اور کلپنا بھی اسی سے سیکھا ہے' اس درویش کی غزلوں اور گیتوں کو سن کر میرے دل میں خدائی محبت کا دانہ بویا گیا مجھ کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ حی و قیوم ہر وقت میرے ساتھ ہے اس وقت میری عجیب حالت تھی- دو چیزیں میں نے پائی تھیں- خدا پر توکل اور دعا بس یہ دونوں میرے بازو ہو گئے تھے ان دونوں بازوؤں کے ذریعے میں کسی سے نہیں ڈرتا تھا" غرض ایک برس تک وہ اسی کیفیت میں سرگرداں رہے اور متفرق مذاہب کے لوگوں سے ملتے رہے-

1874ء میں حضرت مولوی صاحب نے شادی کی جس کے بعد انہیں ذریعہ معاش کی فکر دامن گیر ہوئی آخر ان کی کوششیں بار آور ہوئیں اور وہ پٹنہ میں نارمل ٹریننگ اسکول میں بطور ہیڈ ماسٹر متعین ہوئے سکول کی ملازمت کے دوران ان کی محبت کا ولولہ جو خدا کے ساتھ تھا وہ بہت کم ہو گیا حتیٰ کہ عبادات کی ادائیگی میں سستی ہونے لگی کہ اچانک اللہ پاک کی عنایت کا خاص نزول ہوا جس کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا کہ "6- فروری 1886ء کو مغرب کے وقت یکایک اللہ جل شانہ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اب تو اسکول کی ملازمت سے دست بردار ہو جا اور باقی عمر واعظ دین حق کی حیثیت سے بسر کر- پس میں نے اس ہدایت ربانی کے بموجب ہیڈ ماسٹری سے استعفیٰ پیش کر دیا- سکول کمیٹی کے سیکرٹری میرے شاگرد و دوست تھے مجھ کو سمجھاتے رہے- پٹنہ کے کئی شفیق دوست نہایت محبت سے مجھ کو ہدایت کرتے رہے کہ لگی نوکری کو چھوڑنا نہیں چاہئے جو لگی روزی کو لات مارتا ہے وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے- لیکن میں ان پیارے دوستوں کو کیا کہتا حالت یہ تھی کہ خدا ہی کی ہدایت سے خدا کے واسطے نوکری چھوڑتا تھا تو میں کیونکر دل میں یہ شک لاتا کہ اللہ میرے رزق کو تنگ کر دے گا-"

چنانچہ آپ نے ہیڈ ماسٹری اور دیگر دنیاوی مشاغل ترک کرکے کلکتہ' بمبئی' الہ آباد' مدراس' حیدر آباد دکن' رام پور' بھوپال' ڈھاکہ وغیرہ بیالیس بڑے شہروں میں دین الٰہی کی سربلندی کے لئے وعظوں کا سلسلہ شروع کر دیا اس بارے میں آپ نے تحریر فرمایا کہ "غرض اس سات برس کے عرصہ میں سارے ہند میں میرا شہرہ ہو گیا- ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر کے لئے یہ کیا کم بات تھی کہ کبھی مہاراج میسور کا مہمان ہوتا اور ان سے ہاتھ ملا کر باتیں کرتا- کبھی جناب وقار الامراء بہادر وزیر اعظم حیدر آباد دکن کا مہمان ہوتا اور ایک ساتھ بیٹھ کر کھاتا اور کبھی سینٹ ہال مدراس میں انگریزی میں لیکچر دیتا اور جلسے میں صدارت کی کرسی پر لارڈ گورنر مدراس بیٹھتے اس موقعہ پر اپنے پٹنہ کے ان دوستوں سے کہتا ہوں جو مجھ کو نوکری چھوڑنے کے وقت سمجھاتے تھے کہ خیال کریں کہ اگر اللہ کے واسطے کوئی نقصان اٹھاتا ہے تو وہ غیور خدا کبھی اس کو نقصان ہونے نہیں دیتا کیا سکول کے ہیڈ ماسٹر کے لئے یہ عزتیں بہت نہ تھیں- رہی مالی حالت اس کو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہیڈ ماسٹری کے زمانے سے میری مالی حالت چوگنی عمدہ رہی اور کسی طرح کسی انسان کی کبھی غلامی نہ کرنی پڑی اللہ تعالیٰ خود اپنے خزانے سے دیتا رہا کہ کیا کہوں اور کس زبان سے اس کا شکر ادا کروں -

حضرت مولوی صاحب کے چہرہ پر ہمیشہ ایک قسم کی مسکراہٹ ہوتی- ہمیشہ ہنستے ہنستے بولتے- لب و لہجہ اتنا دلکش ہوتا کہ سننے والے کا من موہ لیتا- جب بولتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ موتی بکھیر رہے ہیں قوم سے آپ کو شمس الواعظین کا لقب عطا ہوا- ان سات برسوں میں کئی سو ہنود آپ کے ذریعے توبہ کرکے حلقہ بگوش...... ہوئے اور ہزاروں طلباء نے اپنی اصلاح کی- اسی عرصہ میں ایک روحانی رہنما کی تلاش کا خیال پیدا ہوا جس کی رہبری میں وہ منازل سلوک طے کر سکیں- انہیں یقین تھا کہ...... ہند کی نصرت کے لئے اللہ کسی عظیم انسان کو پیدا کرے گا- اپنے واعظوں کے سلسلے میں وہ ایک مرتبہ لاہور تشریف لے گئے اور وہاں اپنے دوستوں سے کہنے لگے کہ "مجھ کو ایسا معلوم ہوتا کہ....... ہند کی امداد و نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک بہت بڑے شخص کو پیدا کرنے والا ہے میرے خیال میں اس شخص کو مندرجہ ذیل صفات سے متصف ہونا چاہئے-

1- عالی خاندان ہو- 2- خوشحال یعنی رزق کے لئے غیروں کا محتاج نہ ہو- 3- صورت و شکل میں بھی اچھی وجاہت رکھتا ہو- 4- بہت بڑا اسپیکر ہو- 5- عربی میں بہت بڑی لیاقت رکھتا ہو- 6- مغربی علوم سے خوب واقف ہو اور زبان انگریزی میں بہت کمال رکھتا ہو اور انگریزی تحریروں اور تقریروں سے سارے یورپ و امریکہ کو ہلا سکتا ہو- 7- صاحب کرامات ہو تاکہ وہ موجودہ دہریت اور باطل فلسفے کے زور کو خدائی نشان دکھا کر توڑ سکے-

میں نے اپنے لاہور کے دوستوں سے کہا تھا کہ معلوم نہیں کہ ایسے بزرگ کے ظہور تک زندہ رہ سکوں گا- اگر سامعین میں سے کوئی صاحب ایسے ہادی کے حضور میں حاضر ہوں تو اس کو میرا سلام ضرور عرض کر دیں"-

1887ء میں انہوں نے پنجاب کا دورہ کیا اس سلسلے میں انہوں نے تحریر فرمایا کہ "جب میں امرتسر گیا تو ایک بزرگ کا نام سنا جو مرزا غلام احمد کہلاتے ہیں ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں رہتے ہیں اور عیسائیوں برہموں اور آریہ سماج والوں سے خوب مقابلہ کرتے ہیں- چنانچہ انہوں نے ایک کتاب براہین احمدیہ نام بنائی ہے جس کا بڑا شہرہ ہے" چنانچہ وہ اپنے دو ایک دوستوں کے ساتھ امرتسر سے قادیان تشریف لے گئے اور آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بطور مہمان ٹھہرے اور ان کی مہمان نوازی دیکھ کر بہت متعجب ہوئے- مولوی صاحب کو پان کھانے کی عادت تھی باقی واقعہ حضرت مولوی صاحب کی زبانی سنئے "امرتسر میں تو مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو پان کہیں نہ ملا- ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا- میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کر دیا- جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا- دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا- سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا-" پھر آپ لکھتے ہیں کہ "میں نے مرزا صاحب سے کچھ دینی باتیں پوچھی تھیں- قادیان کے رہنے والوں سے بھی ملا- حتیٰ کہ مرزا صاحب کے ایک سخت مخالف سے ملا جو غالباً ان کے چچا تھے یا کون میں نے بوڑھے میاں سے سوال کیا کہ آپ مرزا صاحب کو کیا سمجھتے ہیں تو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ ہم اس کے دعویٰ....... کو جھوٹا سمجھتے ہیں- لیکن ایک بات ضرور کہیں گے کہ یہ لڑکا (یعنی جناب مرزا صاحب) شروع سے نیک چلن تھا اور کتابوں کے پڑھنے کا اس کو بہت شوق تھا اور عبادت الٰہی کا اس کو بچپن ہی سے ذوق تھا- غرض میں مرزا صاحب سے رخصت ہوا- چلتے وقت انہوں نے اس کمترین کو براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ کی ایک ایک جلد عنایت کی انہیں میں نے پڑھا ان کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ جناب مرزا صاحب بہت بڑے رتبے کے مصنف ہیں"-

1893ء میں بمقام لاہور انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ کے موقع آپ کی ملاقات علامہ حضرت حکیم مولوی نورالدین (امام اول) سے ہوئی جن سے ملاقات کا انہیں بڑا اشتیاق تھا اس ملاقات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "میں نے ان سے (حضرت امام اول سے) تنہائی میں سوال کیا کہ جناب مرزا صاحب سے جو آپ نے بیعت کی ہے اس میں کیا نفع دیکھا ہے- جواب دیا کہ ایک کمزوری تھی جس کو ترک نہیں کر سکتا تھا- جناب مرزا صاحب سے بیعت کر لینے کے بعد وہ کمزوری چھوٹ گئی بلکہ اس سے نفرت ہو گئی- جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب کی اس بات مجھ پر ایک خاص اثر ہوا-"

1894ء میں مدراس کے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب جن سے حضرت مولوی صاحب کی اچھی دوستی اور بے تکلفی تھی حق کی تلاش میں قادیان جانا چاہتے تھے نے حضرت مولوی صاحب کو ان کے ہمراہ قادیان جانے کی ترغیب دی اور آمادہ کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو دیکھیں اور بتائیں کہ آیا وہ (حضرت مرزا صاحب)...... اس پر دونوں 2- جنوری 1894ء کو قادیان پہنچے- حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تو اولین ملاقات میں ہی حضرت صاحب کے ہزار جان عاشق ہو گئے- حضرت مولوی حسن علی صاحب جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا ہے 1887ء میں حضرت صاحب سے آپ کے دعویٰ سے قبل قادیان میں ملاقات کر چکے تھے اس دوسری ملاقات کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھ سے سیٹھ صاحب نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب کو کیسا پاتے ہو- میں کیا جواب دیتا میرے تو ہوش دنگ ہو گئے تھے 1887ء میں مرزا صاحب کو دیکھا تو وہ نہ تھے- آواز و نقشہ تو وہی تھا لیکن کل بات ہی بدلی ہوئی تھی- اللہ اللہ سر سے پا تک ایک نور کے پتلے نظر آتے تھے...... تیرہ دن قادیان میں رہا دونوں وقت اس امام...... ملاقات رہی- یہ زمانہ میری عمر کا بہت ہی عمدہ زمانہ تھا" آپ نے 11- جنوری 1894ء کو بیعت کر لی- انجام آتھم میں اولین ساتھیوں میں آپ کا نام بھی مرقوم ہے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کو انگلستان دعوت

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے- اس کا معیار کلام الٰہی ہے- اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

سیاست اور سائنس کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ کوئی تعلق ہے بھی کہ نہیں۔ اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعلق ہونا تو چاہئے۔ لیکن بعض اوقات اور بعض حالات میں نہیں بھی ہوتا۔ اور بعض حالات میں صرف رسمی طور پر اس کا اظہار ہوتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ سیاسی اقتدار آنی جانی چیز ہے اور سائنس کا علم یا سائنس سے تعلق زندگی بھر قائم رہتا ہے اور جب انسان اس کی طرف مائل ہوتا ہے تو پھر اس کا پیچھے ہٹنے کو جی نہیں چاہتا سائنس میں ہر روز نئی سے نئی بات معلوم ہوتی ہے۔ بعض اوقات پرانی باتوں کی تصدیق ہوتی ہے اور بعض اوقات ان کی تردید اور ایسا کرنے میں انسانی ذہن خوب خوب لطف اٹھاتا ہے۔ لیکن جو کچھ سائنسی ذہن پیش کرتا ہے اس کی کبھی سیاست والوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتی۔ ویسے جب نہیں بھی ہوتی تو وہ رسمی طور پر اس کا اظہار تو کرتے ہیں۔ لیکن سائنس دان سمجھ جاتے ہیں کہ سیاست کو اسوقت ہماری ضرورت ہے۔ پھر سیاست پر ایسے دباؤ بھی ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ نہیں چاہتے کہ سائنس کے بعض شعبوں کو فروغ حاصل ہو۔ حالانکہ جہاں تک سائنس کے مختلف شعبوں کا تعلق ہے۔ جو بھی جس شعبے میں تعاون کر رہا ہے اسے مستقلاً آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔

بہرحال انہی باتوں کے پیش نظر دنیا کے بڑے بڑے سائنس دانوں نے خاص طور پر جن کا امریکہ سے تعلق ہے ایک رپورٹ شائع کی ہے کہ دنیا بھر میں سائنس کے فروغ کی کیفیت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بہت سے ملک ایسے ہیں جو سائنس کی طرف توجہ ہی نہیں دے رہے۔ جو تھوڑی بہت ٹیکنیکی ضروریات پیش آتی ہیں۔ وہ دوسرے ممالک سے حاصل کر لیتے ہیں اور خود سائنس کے فروغ کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ شائد وہ اس بات سے بھی ڈرتے ہوں کہ سائنس دان کہیں سیاست دانوں سے بھی آگے نہ نکل جائیں حالانکہ ایسا ہوتا کبھی نہیں۔ سیاست دانوں کے لئے زندگی کے دوسرے شعبے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ اور وہ انہی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ سائنس کے لئے پورا بجٹ نہیں رکھا جاتا۔ سائنس دانوں کی پذیرائی نہیں کی جاتی۔ اور بعض ممالک تو ایسے ہیں جنہوں نے سائنس دانوں کو اذیت دینا اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے۔ وہ انہیں جیل میں بھی ڈال دیتے ہیں۔ جیل میں اذیت بھی دیتے ہیں اور انہیں ملک بدر بھی کر دیتے ہیں۔ ویسے تو پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ کسی ایک ملک کے سائنس دان نے اپنے ملک کے سلوک سے زچ ہو کر کسی اور ملک میں پناہ لی اور وہ وہاں بہت بڑا سائنس دان بن گیا اور جس ملک سے وہ نکلا تھا وہ کف افسوس ملتا رہ گیا۔ اب بھی ایسا ہو رہا ہے بلکہ زیادہ تر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ تیسری دنیا کے سائنس دان جو بیرونی ممالک میں سائنس کا علم حاصل کرتے ہیں واپس نہیں جانا چاہتے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کی پذیرائی نہیں ہوگی۔ ان کے علم کے مطابق ان کی قدر نہیں کی جائے گی۔ انہیں پوری تنخواہیں نہیں دی جائیں گی اور انہیں مراعات نہیں ملیں گی۔ اسے برین ڈرین بھی کہتے ہیں۔ کہ ذہین لوگ اپنا اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ملکوں میں جاسکتے ہیں اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر یہ کیفیت جاری رہی تو وہ وقت دور نہیں جب سائنس دان انسانیت کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ اور انسانوں کی حالت یہاں تک گر جائے گی۔ کہ پھر اس کا اوپر اٹھانا ممکن نہیں رہے گا۔ یہ رپورٹ افراد کی جماعتوں کی اور ممالک کی توجہ اس بات کی طرف دلاتی ہے کہ سائنس دان جو کام کرتے ہیں اس سے ساری دنیا کو فروغ حاصل ہو گا۔ انہیں آزادی کے ساتھ کام کرنے دیا جائے اور ان کی پذیرائی کی جائے۔ ان کو بہتر زندگی بسر کرنے کے لئے بہتر تنخواہیں دی جائیں اور بہتر مراعات پیش کی جائیں۔ لیکن چونکہ سیاست اور سائنس عام طور پر ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں ہوتیں اس لئے اس بات کا امکان کم ہے کہ ان بڑے سائنس دانوں کی باتوں پر تیسری دنیا کے ممالک کام کریں۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ انسانیت کے فروغ کے لئے جو شخص بھی کوئی کام کر سکتا ہو۔ اسے کرنے دیا جائے اور اس کی ہر ممکن مدد کر کے اپنے آپ کو بھی اس کام میں شامل کیا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اس شرط پہ دین کو کبھی قبول نہیں کرنا چاہئے کہ میں مالدار ہو جاؤں گا۔ مجھے فلاں عہدہ مل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات' بلائیں' بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں۔ مگر ان سے گھبرانا نہ چاہئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا۔ نہیں۔ غریبی میں بھی مرنا ہے بادشاہی میں بھی مرنا ہے۔ اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادہ میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہئے۔

ترجمہ۔ مولانا عبدالباسط شاہد

تکان اور اس کا ازالہ

کسی ڈاکٹر کے پاس جانے کا ایک بہت بڑا سبب "تکان" ہے۔ نیویارک کے نیند سے متعلق مسائل کے ایک سنٹر کے ڈاکٹر میکائیل جے تھارپی کے نزدیک اکثر لوگوں کو تکان اور بے خوابی کا فرق معلوم نہیں ہے اور جب انہیں بے خوابی کی شکایت کرنی چاہئے اس وقت بھی وہ تکان کو ہی کوس رہے ہوتے ہیں۔

تکان تو کمزوری کا ایک ایسا احساس ہے جس کا بے خوابی یا کم خوابی سے زیادہ تعلق نہیں ہے۔ جب ایک صحت مند انسان جو اکتاہٹ کا شکار نہ ہو نیند محسوس کرے تو اس کا مطلب ہے کہ یا تو اس کی نیند پوری نہیں ہوئی اور یا اسے اچھی طرح سونے کا موقع نہیں ملا۔ ایسی صورت میں مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا مفید ہو سکتا ہے۔

اکثر لوگوں کو چھ سے آٹھ گھنٹے تک نیند کی ضرورت ہوتی ہے مگر بعض لوگ زیادہ سونے کو اچھا سمجھتے ہوئے ضرورت سے زیادہ سونے کی کوشش کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ اٹھتے وقت ہشاش بشاش ہونے کی بجائے گرانی و سر درد کی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ہر شخص کی نیند کا وقت مختلف ہے۔ ڈاکٹر تھارپی کے نزدیک نیند کا پورا وقت معلوم کرنے کے لئے آپ ایک ہفتہ تک اپنے مقررہ وقت پر سونے کے لئے بستر پر جائیں۔ دوسرے ہفتہ آپ بستر پر جانے کے وقت میں ایک گھنٹہ تاخیر کر دیں۔ تیسرے ہفتہ آپ اپنے روزمرہ کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے بستر میں جائیں تین ہفتے کے اس تجربہ کے بعد جس ہفتہ میں آپ کو بستر پر جانے کے تیس منٹ کے اندر اندر نیند آجائے۔ اور صبح آپ از خود بشاشت سے اٹھ جائیں تو یہ بہتر اندازہ ہے آپ کے سونے کے وقت کا۔

جسم انسانی کے معمولات پر اثر انداز ہونے والے سینکڑوں اسباب میں سے ایک سونے اور جاگنے کا دائرہ یا طریق ہے۔ ایک اور سبب کورٹی سول (Cortisol) کے تناسب کی کمی بیشی ہے۔ نیند کے وقت کورٹی سول کا تناسب گر جاتا ہے اور نیند پوری ہونے پر اٹھنے سے پہلے بہتر ہونا شروع ہو جاتا ہے اگر آپ اپنے سونے کے معمول کسی وجہ سے مثلاً رات کو کام کرنے یا لمبا سفر کرنے کی وجہ سے بدل دیتے ہیں تو اس کا اثر آپ کے سونے جاگنے کے دائرہ اور کوئی کورٹی سول پر بھی پڑے گا۔ جسے معمول پر آنے میں کئی دفعہ کئی کئی دن لگ جاتے ہیں۔

"ایک بھاری یا بڑا کھانا بھی اعضاء شکنی کا باعث بن جاتا ہے" یونیورسٹی آف ٹیکساس ہیلتھ سائنس سنٹر کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر کوہن Cohen کہتے ہیں اسی طرح ان کا کہنا ہے کہ بہت زیادہ کھانا خون اور آکسیجن کو دماغ کی بجائے نظام ہضم کی طرف زیادہ توجہ دینے پر مجبور کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان نیند اور تکان محسوس کرنے لگتا ہے۔ زیادہ چکنائی والا کھانا اور چینی بھی اس سلسلہ میں بڑے مجرم ہیں چکنائی کو طاقت میں تبدیل ہونے میں بہت زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ چینی سے بھی فوری طور پر انسولین میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح فوری تبدیلی اور اچانک کمی بیشی سے سردرد اور تکان محسوس ہونے لگتی ہے۔ دوپہر کے کھانے میں زیادہ غنودگی کا باعث بنتی ہے لیکن رات گئے زیادہ کھانے سے اس کے بالکل الٹ اثر ہو سکتا ہے یعنی خودکار نظام کو ہضم کی طرف زائد توجہ اور وقت دینے سے نیند اچاٹ ہو سکتی ہے۔

تکان کے مخفی اسباب کی نشان دہی کیفین کے استعمال کی وجہ سے جسم اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس عادت کی وجہ سے کیفین کی حاجت پر جسم تکان محسوس کرتا ہے' اسی طرح تمباکو نوشی کی وجہ سے آکسیجن کے استعمال میں گڑبڑ ہو جائے گی اور وٹامنز کا لیول بھی گر جائے گا اس وجہ سے جسمانی طاقت میں کمی محسوس ہوگی۔ بعض ادویہ کے استعمال سے بھی نیند کے معمولات میں خلل پڑ جاتا ہے۔

ورزش سستی اور تکان کے وقت کھلی فضا میں جانا۔ لمبے لمبے سانس لینا۔ کسی قدر ورزش کرنا ہمیشہ ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔ ورزش دماغ اور جسم کے باقی اعضاء میں آکسیجن بہم پہنچانے میں مدد کرتی ہے۔ اسی طرح روزانہ 20 سے 40 منٹ تک ورزش کرنے سے قوت برداشت میں اضافہ ہو گا جس سے دوپہر کے وقت کی کسل و سستی دور کرنے میں مدد ملے گی۔

ان امور سے پتہ چلتا ہے کہ تکان کی شکایت کرنے والوں کی اکثریت صحت مند ہوتی ہے اور وہ حفظان صحت کی معمولی احتیاط سے ہشاش بشاش اور چست و چوبند زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

تحریک جدید میں حصہ لینا

محبت الٰہی کی علامت ہے

○ "اگر کوئی صاحب توفیق ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور احمدیت کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے تو طوعی کہنا تو الگ رہا اگر لوگ اس کے راستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد زکریا ورک

جہاں اندر جہاں

ہماری کائنات وسعت و ضخامت کے لحاظ سے اتنی لامحدود ہے کہ بعض اوقات اس کی ہیئت کو بیان کرنے کے لئے سائنس دانوں کے پاس الفاظ ہی نہیں ہوتے۔ مغربی ممالک کی چند ایک معروف یونیورسٹیوں میں ہونے والی تازہ ترین تحقیق کے مطابق پوری کائنات میں اس وقت تقریباً 200 بلین کہکشائیں موجود ہیں۔ ہماری زمین سے نزدیک ترین کہکشاں میں جس کا نام ملکی وے Milky Way ہے۔ جس میں تقریباً 2 بلین ستارے موجود ہیں۔

انسان اس لامحدود کائنات کے ادراک کو اپنے ذہنی تصور میں لانے سے بھی قاصر ہے۔ اس کے اس چھوٹے سے محدود کونے میں جہاں ہماری زمین واقع ہے، اس میں "ملکی وے" کے علاوہ 70 دوسری کہکشائیں بھی موجود ہیں۔ کائنات کے اس کونے میں روشنی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک سفر کرنے کے لئے 10 بلین نوری سال درکار ہوتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔ اس حساب سے ایک نوری سال میں 5.878 ٹریلین میل بنتے ہیں۔ ہماری اپنی کہکشاں "ملکی وے" کی وسعت اور لمبائی کا اندازہ، اس سے لگائیں کہ روشنی کو ایک طرف سے دوسری طرف پہنچنے کے لئے 100'000 سال درکار ہوتے ہیں۔ یہ سب باتیں اور یہ فاصلے سمجھنے کے لئے انسان کی عقل بالکل ناقص اور معدوم ہے۔ اگر یہ ناچیز انسان کائنات کو سمجھنے سے قاصر ہے تو پھر انسان اس کائنات کے بنانے والے کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔ اور اس کی جملہ صفات و کمالات کا پوری طرح احاطہ کر سکتا ہے۔

چند ماہ قبل ٹورانٹو کی یارک یونیورسٹی کے ایک پروفیسر میکال نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ انہوں نے دو نئی کہکشائیں دریافت کر لی ہیں دراصل یہ دو کہکشائیں انہوں نے امریکہ کی الباما یونیورسٹی کے پروفیسر رائلڈ بوٹا کے ساتھ مل کر 1982ء میں دریافت کی تھیں مگر اس کی سائنسی تصدیق ایک جرمن سائنس دان نے اپنی ریڈیو ٹیلی سکوپ کے ذریعے کی ہے۔

زمین سے قریب ترین سیارے کا فاصلہ سوا چار نوری سال بنتا ہے یعنی روشنی کو اس ستارے سے چل کر زمین تک پہنچنے کے لئے سوا چار نوری سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے اور اگر ایک سال میں 5.8 ٹریلین میل بنتے ہوں تو اس حساب سے روشنی اس ستارے سے زمین تک پہنچنے کے لئے 25 ٹریلین میل کا سفر کرتی ہے۔

زمین سے باہر 9 کروں کے علاوہ کائنات میں ستارے اس قدر تعداد میں موجود ہیں کہ انسان ششدر رہ جاتا ہے۔ اور انسانی عقل و شعور اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ بایں ہمہ ہمارے جسم کی کائنات کے اندر جو ان گنت چیزیں موجود ہیں وہ باہر کی کائنات سے کچھ کم نہیں۔ اس اندرونی کائنات کا اندازہ حسابی زبان میں ذرا یوں لگائیں کہ:۔

O انسان کی ایک مربع انچ کھال کے اندر 19 ملین خلئے ہوتے ہیں۔ ان خلیوں کے علاوہ اس میں 60 بال، 90 تیل کے غدود، 19 فٹ خون کی شریانیں 625 پسینے کے غدود اور 1900 Sensory Cell موجود ہوتے ہیں۔

O اوسط درجہ انسان کی کھال کا وزن چھ پاؤنڈ ہوتا ہے۔

O انسانی خون کے ایک قطرے میں 250 ملین خون کے خلئے موجود ہوتے ہیں۔

O انسانی خون میں سرخ خلیوں کی تعداد 25 ٹریلین ہوتی ہے۔ ایک منفرد ریڈ بلڈ سیل اپنی 120 دن کی زندگی میں 300'000 مرتبہ جسم کا طواف کرتا ہے۔

O ایک سیکنڈ کے وقفے سے ہمارے Bone Marrow کے اندر تین لاکھ ریڈ بلڈ سیل جنم لیتے ہیں۔

O انسان کے ایک پھیپھڑے میں 300 ملین Air Sacs موجود ہوتے ہیں۔ ان کو طبی زبان میں Alveoli کہا جاتا ہے یہ دن میں 100'000 مرتبہ سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔

O انسان کے جسم پر Hair Follicless کی تعداد 5'000'000 پانچ ملین ہوتی ہے ہمارے سر پر بالوں کے غدود 100'000 ہوتے ہیں۔

O انسان کے جسم میں 206 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ بچوں کے جسم میں 350 ہڈیاں ہوتی ہیں اور پسلیوں کی تعداد صرف دو درجن ہوتی ہے۔

O ایک سو سال تک زندہ رہنے والے انسان کا دل تقریباً 4 بلین مرتبہ دھڑکتا ہے۔ اور 600'000 ٹن خون پمپ کرتا ہے۔

O انسان کے دماغ میں 100 بلین نیوران اور 100 ٹریلین کنکشن ہوتے ہیں۔

O انسان کے ایک سیل کے اندر DNA یعنی زندگی کے بنیادی عنصر کا سائز چھ فٹ ہوتا ہے۔ پورے جسم میں ڈی این اے کا سائز 27 بلین کلومیٹر بنتا ہے۔

O انسان کے ہر سیل کے مرکزے کے اندر 46 دھاگے سے مشابہ کمانی دار کروموسوم ہوتے ہیں۔

O جنسی اختلاط کے وقت مرد کے جسم سے 140 سے 400 ملین سپرم Sperm خارج ہوتے ہیں۔

O ایک عورت کے جسم میں اس کی پوری زندگی میں دو سے چار لاکھ OVA پیدا ہوتے ہیں جبکہ ان میں سے چند ایک ہی فرٹی لائیز ہو پاتے ہیں۔

O انسان کا دل ایک منٹ میں 72 مرتبہ دھڑکتا ہے۔ زندگی میں ایک عام دل ایک بلین مرتبہ دھڑکتا ہے۔ ایک دن میں یہ دو ہزار گیلن خون پمپ کرتا ہے۔

O دل کا وزن قریب 10 اونس ہوتا ہے اور یہ ایک دن میں 105'000 مرتبہ دھڑکتا ہے۔

O انسان کے جسم کے اندر 60'000 لمبی خون کی شریانیں ہیں جن میں سے ہر روز 1800 گیلن خون دل کے دھڑکنے سے گزرتا ہے۔

O انسان کا جسم 100 ٹریلین خلیوں سے بنتا ہے۔

O انسان کا جسم 20 عناصر Elements سے بنتا ہے۔ جسم میں دو تہائی پانی ہوتا ہے، باقی کاربن اور کیلشیم ہے جس کی قیمت پانچ ڈالر سے زیادہ نہیں ہوتی۔

O انسان کے ایک گردے کے اندر ایک ملین کے قریب چھوٹی چھوٹی ٹیوبیں ہوتی ہیں۔ دونوں گردوں کے اندر ان ٹیوبوں کی تعداد 40 میل ہوتی ہے۔

O ایک مرد کے ایک کیوبک سینٹی میٹر خون میں 6.2 ملین سرخ خلئے ہوتے ہیں۔ اور عورت کے ایک کیوبک سینٹی میٹر میں 5.4 ملین سرخ خلئے ہوتے ہیں۔

O ایک عام انسان زندگی میں 13 ملین کیوبک فٹ ہوا سانس سے خارج کرتا ہے۔

O انسان کے ایک گردے میں فلٹر نما 2 ملین نیفران Nephron خون کی صفائی کا کام کرتے ہیں۔

O ہمارے معدے کے اندر کی لائننگ Lining میں 35 ملین چھوٹی چھوٹی غدودیں پائی جاتی ہیں جو روزانہ دو سے تین کوارٹ تیزابی جوس خارج کرتی ہیں۔

O انسان کا جگر 500 قسم کے مختلف کام سر انجام دیتا ہے۔

O انسانی افزائش نسل کے لئے لازم ہے کہ مرد و عورت کے باہمی اختلاط کے وقت مرد کے جسم سے کم از کم 10 ملین سپرم خارج ہوں۔

O ایک مرد کے جسم میں روزانہ ایک سو سے دو سو ملین سپرم پیدا ہوتے ہیں۔

O ایک لڑکی کی پیدائش پر اس کے جسم میں 2 ملین OVA موجود ہوتے ہیں۔ بلوغت کی عمر کو پہنچنے سے قبل ایک تہائی ان میں سے خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

O نوزائیدہ بچے کے دماغ میں خلیوں کے درمیان 253 ملین کنکشن ہوتے ہیں۔ دو ماہ کی عمر کے بچے میں یہ کنکشن Synapses 572 ملین ہوتے ہیں۔

O ایک فروٹ فلائی Fruit Fly کے دماغ میں 100'000 برین سیل ہوتے ہیں۔ چوہے کے دماغ میں 5'000'000 اور بندر کے دماغ میں 10 ملین اور احسن تقویم انسان کے دماغ میں 100 ملین برین سیل ہوتے ہیں۔

O ہمارے پھیپھڑوں کے ٹیشو Tissue میں 300 ملین Air Sacs ہوتے ہیں۔

O انسان کے ایک خلئے کے اندر 46 کروموسوم ہوتے ہیں۔ ان کروموسوم کے اندر پچاس ہزار سے ایک لاکھ جین ہوتے ہیں۔

O انسان کا مکمل جینیٹک کوڈ Genetic Code تین بلین جینیاتی حروف پر مشتمل ہوتا ہے جن کو Genomeletters کہا جاتا ہے۔

O انسان کا جسم 75 ٹریلین خلیوں سے بنتا ہے۔

O انسان کی آنکھ اس قدر حساس ہے کہ ایک اندھیری رات میں اگر پہاڑ کی چوٹی پر ایک دیا سلائی جلے تو 50 میل دور بیٹھا شخص اس کو دیکھ سکتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بہت سے خلاء بازوں نے خلاء میں سے بحری جہازوں کی لائٹ Wake کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

O عمارتی تعمیرات میں استعمال ہونے والے سامان میں انسانی ہڈی دنیا میں سب سے مضبوط ترین تصور کی گئی ہے۔ ایک مربع انچ ہڈی پر 24'000 پاؤنڈ فی مربع انچ پریشر ڈالا جا سکتا ہے۔

O ایک انسان کے پھیپھڑوں میں بالوں کی طرح مہین 300 بلین چھوٹی چھوٹی رگیں Capillaries ہوتی ہیں۔ اگر ان کو رسی کی صورت میں زمین پر بچھایا جائے تو یہ نیویارک سے میامی، فلوریڈا تک پہنچ جائیں گی۔

O ایک انسان کے جسم پر 100'000 بال ہوتے ہیں۔

O انسان کے جسم میں سب سے چھوٹا سیل Cell مرد کا نطفہ Sperm Cell ہوتا ہے یہ 1/500 انچ لمبا ہوتا ہے۔ مرد کے جسم میں ہر ماہ 15 بلین سپرم سیل پیدا ہوتے ہیں۔

O ایک بالغ آدمی کے معدے میں 35 ملین ہضم کرنے والی غدودیں ہوتی ہیں۔ معدے کے سیل ایک منٹ میں 500'000 کے قریب Regenerate ہوتے ہیں۔

O ایک بالغ آدمی کے منہ میں 9 ہزار Taste Buds ہوتے ہیں۔

O ہماری آنکھ کے پردے Retina کے پیچھے وہ اعصاب جو دماغ تک پیغام لے جاتے ہیں، ان کی تعداد 125 ملین ہوتی ہے۔

O معزز قارئین! آپ نے مندرجہ بالا سطور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

برطانیہ بمقابلہ متحدہ یورپ

سارا یورپ یورپین یونین کے تحت ایک ہونے کو تیار ہے لیکن برطانیہ کی رائے عامہ اس راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے برطانیہ کے وزیر اعظم نے ماضی میں کئی سال سے اس بارے میں تاخیر اور التوا کے حربے اختیار کر رکھے ہیں۔ دراصل برطانیہ کو خدشہ ہے کہ متحدہ یورپ میں شامل ہونے کے بعد وہ جرمنی اور فرانس کے ماتحت ہو جائے گا۔ اور بھی کئی ممالک کو یہ خدشہ ہے کہ اگر متحدہ یورپ بن گیا تو وہ جرمنی کے ماتحت ہو جائیں گے۔ لیکن چونکہ یہ ملک چھوٹے چھوٹے ہیں اس لئے ان کو فوائد زیادہ حاصل ہوں گے اور نقصان اس صورت میں کم ہو گا۔

برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ برطانیہ کا وفاقی یورپ کا حصہ بننے کے لئے کسی ریفرنڈم کی ضرورت نہیں کیونکہ جب تک میں برطانیہ کا وزیر اعظم ہوں برطانیہ متحدہ یورپ کا حصہ نہیں بن سکتا۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ یورپ میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ لیکن ہم ریاست ہائے متحدہ یورپ میں شمولیت قبول نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی کہ ریفرنڈم کے ذریعے معلوم کریں کہ ہم مرکزی یورپ کا حصہ بننا چاہتے ہیں یا نہیں۔ جان میجر نے واضح کرتے ہوئے کہا کہ جب تک میں برطانیہ کا وزیر اعظم ہوں اس وقت تک اگر باقی ممالک نے متحدہ یورپ کا حصہ بننا قبول کر لیا تب بھی برطانیہ ایسا نہیں کرے گا۔

○○○

امریکہ کا روس پر دباؤ

امریکہ گاہے گاہے دنیا کے مختلف ملکوں کو یہ یاد دلاتا رہتا ہے کہ وہ دنیا کی واحد سپر پاور ہے اس لئے کوئی بھی اس کی مرضی کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن جنہوں نے اپنے ملک سابق سوویت یونین کے ٹکڑے کرانے میں اہم کردار ادا کیا تھا اپنے ملک کے سربراہ تو قرار پا گئے لیکن ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی کہ ان کے ملک کو ماضی کی طرح سپر پاور بھی مانا جائے۔ اس لئے امریکہ آئے دن روس کو دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ روس بے شک ایٹمی طاقت ہے۔ بڑی فوج کا مالک ہے۔ لیکن اقتصادی اعتبار سے ایک غریب ملک اور روس میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ روس کی اقتصادی حالت اتنی زیادہ خراب ہے کہ اگر مغربی ممالک اسے قرضے دے کر اس کے کھانے پینے کا انتظام نہ کرتے رہیں تو وہ عملاً بھوکوں مر جائے۔ جب ایک ملک کی اقتصادی صورت حال یہ ہو تو وہ کس طرح سپر پاور کہلا سکتا ہے۔ اگر وہ کوئی اہم فیصلہ سپر پاور کی مرضی کے خلاف کرے گا تو سات امیر ممالک کا گروپ جسے جی سیون کہا جاتا ہے اس کی امداد روک لیں گے اور نتیجہ یہی ہو گا کہ روس دانے دانے کو محتاج ہونے لگے گا۔

امریکہ نے ایک مختلف خیال سے روس کے ساتھ نبٹنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکہ نے ماضی میں روس کی امداد روکنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اب امریکہ یہ چاہتا ہے کہ روس کی امداد روکنے کی بجائے اسے امداد جاری رکھی جائے اور اسے اس طرح امریکہ کا محتاج کر دیا جائے کہ روس کو از خود یہ احساس ہو جائے کہ اتنی بڑی امداد اگر بند ہو گئی تو پھر وہ کیا کرے گا۔ امریکہ اس وقت روس کو 47 ملین ڈالر کی امداد دے رہا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اگرچہ امریکہ نے روس کے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ وہ ایران کو ایٹمی ری ایکٹر دے رہا ہے جس کے ذریعے سے امریکہ کا موقف یہ ہے کہ ایران ایٹمی اسلحہ بنا سکتا ہے لیکن اس کے باوجود امریکہ روس کی امداد نہیں روکے گا۔

سفارتی زبان میں دھمکی دینے کا یہ ایک شریفانہ طریقہ ہے کہ تم خوب جان لو کہ تم ہمارے محتاج ہو اگر ہمارے اشاروں پر نہیں چلو گے تو ہم تم کو بھوکا بھی مار سکتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ خود ہی سیدھے ہو جاؤ۔

○○○

عراق کی خراب حالت

عراق پر 1990ء میں اس وقت اقتصادی پابندیاں عائد کی گئی تھیں جب عراق نے کویت پر حملہ کیا تھا اور اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد عراق کی تباہی گلف وار میں ہوئی لیکن اس کے بعد تباہی کا دوسرا سلسلہ یوں شروع ہوا کہ اقتصادی پابندیوں نے بے گناہ شہریوں کو متاثر کرنا شروع کر دیا۔ عراق نے بتایا ہے کہ ساڑھے بارہ لاکھ بے گناہ افراد اقوام متحدہ کی پابندیوں کے نتیجہ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان پابندیوں میں ہر دو ماہ بعد توسیع کی جاتی ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ اس دو ماہ کے مزید اضافے کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ نے مزید چالیس ہزار عراقیوں کی ہلاکت کا فیصلہ کر دیا ہے۔ عراق نے روس چین اور فرانس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کے خلاف ویٹو کا حق استعمال کریں۔ عراق کے خلاف پابندیوں میں امریکہ کی سابق بش حکومت کے بعد موجودہ کلنٹن حکومت بھی اسی شدومد سے سرگرم ہے۔ اور کسی قسم کی نرمی کا اشارہ بھی دینے کو تیار نہیں۔ صدام حسین کا جرم صرف یہ تھا کہ اس نے بڑی طاقت یعنی امریکہ کو اس زبان میں للکارا تھا جس زبان میں آج تک کسی کو جرات نہ ہوئی تھی۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

سے یہ اندازہ لگا لیا ہو گا کہ زمین سے باہر کی کائنات میں اگر ملین، بلین ٹریلین کی تعداد میں ستارے اور دوسری مخلوق موجود ہے تو انسان کے اندر جو کائنات موجود ہے وہ بھی ملین بلین، ٹریلین اشیاء سے بھری ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو "احسن تقویم" کے خطاب سے نوازا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدائے ذوالجلال نے انسان کو بلاشبہ بے حد حسین اور خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

یادرفتگان

مکرم میاں غلام حسین نون

عبدالسمیع نون

بچپن ہی سے ہماری ہم آہنگی اور یکرنگی مثالی تھی۔

ہم کیسے یک جان دو قالب ہو گئے مشیت الٰہی کے سوا اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی لڑکپن سے جوانی میں قدم رکھے ہی تھے کہ ایک روز اس کی سعید فطرت اور زیرکی کو مخاطب کر کے دعوت الی اللہ کی۔

آخر کار اس خوش نصیب نے حضرت امام ثانی کی خدمت میں درخواست ارسال کر دی کہ حلقہ ارادت میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہو۔ اس درخواست کی فوری منظوری اور فوری جواب بھی اس کی خوش بختی کی درخشندہ علامت تھی۔

میاں غلام حسین نے بھی اپنے آقا کے پیچھے تیز تیز قدم بڑھنا شروع کیا اور وہ کئی قسم کی قیدوں سے آزاد ہو گیا۔ وہ سچ مچ اس گروہ میں سے تھا جس کی رستگاری حضرت امام دوئم کے ہاتھوں مقدر تھی۔

اپنے پرایوں نے طعنہ زنی شروع کی۔ "اسے نظر بد لگ گئی ہے" "یہ پاگل ہو گیا ہے اس کا دماغ پھر گیا ہے چونکہ میری تحریک پر یہ تبدیلی رونما ہوئی تھی اس لئے "داناؤں" کے ترکش کا رخ ہم دونوں کی طرف تھا۔

بقول پیر وارث شاہ "اونہاں لکھ ملامتاں تہمتاں نے جنھاں بھار پریم دا چایائی"

عزیز موصوف گویا بزبان حال حضرت نسیم سیفی کے الفاظ میں کہتا رہا

دوستی کر لی ہے اب طوفان سے
اب تھپیڑے بھی ہمارے ہو گئے

ایمان کی مضبوطی کی مثال اکثر و بیشتر چٹانوں سے دی جاتی تھی مگر ہم نے تو چٹانوں کو کٹ کٹ کر گرتے دیکھا ہے میں غلام حسین کے پختہ ایمان وایقان کی تشبیہ کس سے دوں میں عاجز ہوں۔

مقامی جماعت احمدیہ کا پریذیڈنٹ تھا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں اسے جو راحت اور لذت نصیب ہوتی تھی وہ قابل صد رشک تھی۔

حضرت امام ثانی کا دور تھا حضرت فاتح الدین نے کھادر فیڈر نہر سے اتر کر حلال پور گاؤں سے گزر کر سفر پر جانا تھا غلام حسین کو جب اس پروگرام کا علم ہوا تو نہر کے پل اور حلال پور کے درمیان میل بھر کا فاصلہ جو ریت کے ٹیلوں سے اٹا ہوا تھا اسے ہموار کر کے اس پر سرکنڈوں کو گڈوں پر لاد کر اس طرح بچھا دیا کہ وہ عمدہ سڑک بن گئی ورنہ موٹروں کا وہاں سے گزرنا قطعاً ناممکن تھا اور وہاں کوئی متبادل راستہ بھی نہیں تھا اور یہ وقار عمل جو بہت مشکل محنت طلب تھا اس ایک واحد جان کا کارنامہ تھا۔

سینکڑوں "عقلوں" والے وہ کام نہ کر سکتے جو ایک دیوانے عاشق نے کر دکھایا سچ ہے

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

خدا کا شکر ہے کہ غلام حسین کو بیت کی تعمیر کی اس کی حفاظت کی اور پھر اس کی آبادی ساری سعادتیں نصیب ہوئیں نصف شب کے بعد وہ اس بیت کی سجدہ گاہ کو تر کرتا رہا میں نے چھپ کر خود یہ نظارہ دیکھا وہ خاموش مجاہد تھا کسی کام میں ریا کا دخل نہیں ہوتا تھا۔ نمود سے نفور اے کاش ایسے شجاع مجاہد ہم میں بہت پیدا ہوں۔

غلام حسین مجھے بہت پیارا تھا وہ اپنوں سے بھی پیار کرتا تھا اور غیروں سے بھی شاید اس کو غیر تو کوئی نظر ہی نہیں آتا تھا اس کی شیریں یادیں مدہم ہونے کو نہیں آتیں اور شاید میں چاہتا بھی یہی ہوں خمار بارہ بنکی نے ایسی ہی کچوکے دینے والی یاد کو بھولنے کی دعا کی خواہش کی تھی مگر ناکام ہوا اور یوں گویا ہوا

مانگیں گے اب دعا کہ اسے بھول جائیں ہم
لیکن اگر وہ وقت دعا یاد آ گیا؟

اگلے روز میرے دیرینہ دوست سعید احمد صاحب انجینئر کا پیغام ملا کہ کچھ لکھا کرو اور کیا لکھنا ہے غم رفتگاں ہی سے نجات نہیں مل رہی۔ موت کو اتنا بھی سلیقہ نہیں کہ وقفوں کے بعد تو آیا کرے تا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے زخموں پر کھرنڈ بن جائے مگر موت تو خود قادر اور حکیم خدا کی بندھی ہوئی ہے یہ کب آزاد ہے

گزشتہ چند سالوں میں کتنے ہی پیاروں کو الوداع کہہ چکا ہوں اگر رحم و کریم اللہ کا فضل سنبھالا نہ دیتا تو ان غموں کی برداشت ناممکن ہو جاتی ایک صوفی نے ایک شخص کو اپنے پیارے دوست کی وفات پر روتے دیکھ کر وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ بہت پیارا دوست فوت ہو گیا ہے صوفی نے کہا کہ مرنے والے کے ساتھ دوستی کیوں کی تھی اب سے کیوں نہ یاری کی جو کبھی نہیں مرے گا۔ خدا سے چاہئے ہے لولگانی۔ کہ سب فانی ہیں پر وہ غیرفانی۔

قارئین کرام سے غلام حسین کے لئے ادب سے مغفرت کی درخواست ہے

مرنے والے کے ساتھ خونی رشتہ سے بڑھ کر باہمی اعتماد و ذاتی دوستی اور محبت کا رشتہ تھا میں اس کا ہم راز تھا وہ میرا ہمدم۔ بہت سمجھ دار شریف النفس دوسروں کے کام آنے والا ہر ایک کی خدمت کر کے خوش ہوتا تھا انتظامی قابلیت میں یکتا۔ کسی کے ہاں کوئی تقریب ہو انتظامات اسی کے سپرد ہوتے تھے۔ نیک نام اور نیک کام۔

اس ناموری کے پیچھے اس کی ساری عمر پر محیط محنت اور کوشش تھی

5 مارچ 95ء کی شام کو جب اس کی اکلوتی بہن اس کا بیٹا شہباز حسین اور پسرم عبد البصیر اس کے پاس بزید ہسپتال لاہور میں تھے کہ دو ہچکیوں نے اس کو پار اتار دیا دل کو سکون روح کو آرام آگیا موت آگئی کہ دوست کا پیغام آگیا۔ ہر ذی نفس فنا ہونے والا ہے ذوالجلال والاکرام رب کی ذات ہی باقی رہے گی ہم سب کا تو یہی حال ہے کہ

جائیں گے ہم بھی خواب کے اس شہر کی طرف
ناؤ پلٹ تو آئے مسافر اتار کے

اسی رات میت حلال پور پہنچی۔ اسی بیت الاحمدیہ میں غسل دیا گیا جس کا وہ بانی تھا وہیں جنازہ ہوا۔ بیت کے آس پاس ان گنت بیل بوٹے غلام حسین نے محنت سے اگائے ہوئے تھے۔ ان میں بھی جان تھی اور وہ جان گئے کہ باغباں رخصت ہو گیا ہے نیک نفس وضع دار سب کو محبت دینے والا سامنے آتا تھا تو خلوص کا ایک عطر فشاں جھونکا دل میں اتر جاتا تھا چہرہ ہشاش بشاش اور مطمئن تھا اس نے مرنے کے بعد بھی زندگی اوڑھی ہوئی تھی کشادہ پیشانی پر بوسہ دیا اپنے آپ پر بہت جبر کیا مگر آنکھوں نے دل کی غمازی کر ہی دی یہ آنسو اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں غم کی کیفیت میں پلکوں کی سرحد عبور کر کے بہہ جائیں تو بہتر ورنہ اگر گولوں کی شکل میں حلق میں اٹکے رہیں تو انسان کو اندر سے ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔ اشکوں کا چہرے پر ڈھلک آنا بے اختیاری کی بات ہے ورنہ اس روز بھی دل اللہ کے شکر سے لبریز تھا یہ میرے منان اور محسن رب کا بہت بڑا احسان تھا۔

اور میں صوفی شاعر میاں محمد بخش صاحب کا ہم زبان ہو کر کہہ رہا تھا

جنھاں دکھاں تو دلبر راضی اونہاں تو سکھ وارے
دکھ قبول محمد بخشا راضی رہن پیارے

بقیہ صفحہ 3

الی اللہ کے لئے بھجوانے کے لائق سمجھتے ہوئے اپنی جماعت کو ایک دو معاون اور رقم فراہم کرنے کی تلقین کی تھی اور آپ کو متقی، ذکی اور برگزیدہ قرار دیا تھا۔ افسوس کہ آپ کی عمر نے وفا نہ کی اور آپ ساڑھے تینتالیس برس کی عمر میں 2- فروری 1896ء کو وفات پا گئے۔

وفات کے قریب آپ نے تائید احمدیت میں ایک کتاب "تائید حق" تالیف کی تھی جو اس وقت تک چار مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ اس کی علوشان اس سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کے بارے میں حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:۔ "نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے میں نے ایک دفعہ اس کو پڑھنا شروع کیا تو میں اس وقت تک سویا نہیں جب تک میں نے اس ساری کتاب کو ختم نہ کر لیا" (الفضل 1937-1-11)

اللہ تعالیٰ حضرت مولوی حسن علی صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے

اس مضمون کو ...... احمد جلد چہارم دہم مولفہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کی تصنیف "تائید حق" سے مرتب کیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

اور ہلاکتوں سے بچنے کا صرف ایک ہی گر ہے۔ وہ ہے اتفاق و اتحاد۔ جب تک اتفاق و اتحاد سے رہو گے اور جب تک اسی کوشش میں رہو گے کہ کسی طرح اس راہ کو نہ چھوڑیں کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی فتح نہیں پا سکے گا۔ لیکن اگر یہ باتیں چلی گئیں۔ اختلاف رونما ہو گیا تو چھوٹے چھوٹے آدمی بھی تم پر غالب آجائیں گے۔

(از خطبہ 24۔ اگست 1917ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعرات 16- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت، حدیث، خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر23 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر25 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ کھانا پکانا (دوبارہ)
6-30 پیرھن (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر129 (دوبارہ)
8-00 عربی سیکھئے۔ سبق نمبر7 (دوبارہ)
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ریکارڈنگ 96-5-15)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر23 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ دلبر مرا یہی ہے۔ از چوہدری ہادی علی صاحب (دوبارہ)
12-00 (دن) سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 8-4-1994
1-00 لقاء مع العرب نمبر25 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر129 (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر23 (دوبارہ)
5-00 چینی پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ریکارڈنگ 96-5-16)
7-00 کوئز پروگرام۔ لجنہ
8-00 لقاء مع العرب نمبر26 (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر130
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ انٹرٹین منٹ۔ ناصرات بیت بازی از ربوہ
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ریکارڈنگ 96-5-16 دوبارہ)
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر12

جمعہ 17- مئی 1996

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب نمبر26 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ تفریحی پروگرام۔ ناصرات بیت بازی از ربوہ
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر129 (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے نمبر12 (دوبارہ)
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ریکارڈنگ 96-5-17)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 کوئز پروگرام۔ لجنہ
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 94-3-18
1-00 لقاء مع العرب نمبر26 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر130
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-30 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ
7-00 ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے دوستوں کے ساتھ۔ (ریکارڈنگ 96-5-17)
8-00 لقاء مع العرب 96-5-14 (نیا)
9-00 ترکی پروگرام۔ دین حق میں عورت
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر24 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر130
1-00 طبی معاملات۔ فرسٹ ایڈ۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
2-00 خطبہ جمعہ ریکارڈنگ 96-5-17 (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے۔ سبق نمبر10

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد عاشق صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں کمزوری بہت ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک محمد یوسف مجوکہ صاحب حال جرمنی عرصہ سے بعارضہ کینسر بیمار چلے آرہے ہیں۔ مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ہے

○ ایک بزرگ کی دیکھ بھال کے لئے ایک سمجھدار نوجوان کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہش مند بالمشافہ ملیں۔

مرزا حفیظ احمد
کوارٹر نمبر20 تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں حکومتی اور اپوزیشن ارکان کے درمیان شدید تلخی پیدا ہوگئی۔ محمود اچکزئی پر حملے کے معاملے میں بحث کے دوران سرکاری ارکان بپھر گئے۔ اپوزیشن اور حکومت دونوں اطراف نے ایک دوسرے پر ڈاکو' چور' لٹیرے اور قاتل کے سنگین الزامات لگائے بعض زیادہ سخت ریمارکس کو سپیکر قومی اسمبلی نے کارروائی سے حذف کر دیا۔ الطاف بھائیو نے کہا کہ ہمیں گالیاں دینے والے خود چور اچکے قاتل اور سمگلر ہیں۔ بجانی نے کہا یہ سندھی قوم کی توہین ہے۔ محمود اچکزئی نے کہا میں ایسے ارکان کو جانتا ہوں جو "کارلفٹر" ہیں۔ غضنفر گل کی تقریر کے دوران اپوزیشن کے ارکان نے شدید احتجاج کیا اور سپیکر سے کہا کہ انہیں بٹھایا جائے۔ غضنفر گل نے کہا کہ میں یہاں ان کی بدمعاشی نہیں چلنے دوں گا۔ برے کو برا اور اچھے کو اچھا کہنے والا شخص ہوں۔

○ پنجاب اسمبلی میں حزب اقتدار نے کورم کی کمی نشاندہی کر دی جس سے اپوزیشن کا سارا ایجنڈا دھرے کا دھرا رہ گیا صوبائی مشیر کی نشاندہی پر سپیکر نے گنتی کرائی تو پہلے اجلاس پانچ منٹ کے لئے ملتوی کیا گیا۔ پھر 20 منٹ کے لئے اور پھر جب بھی کورم پورا نہ ہوا تو اجلاس اگلے دن تک ملتوی کر دیا گیا۔

○ اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی کے پرائیوٹ ممبرز ڈے کے دن حکومت کی طرف سے کورم کی نشاندہی کرنے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر قانون نے اسمبلی کارروائی سے متعلق اپوزیشن کے ساتھ طے شدہ معاہدے سے انحراف کیا ہے۔ اور اس طرح اہم معاملات پر قانون سازی کو سبوتاژ کر دیا ہے۔ وزیر قانون نے جواباً کہا کہ نجی کارروائی کے دن کورم پورا کرنا اپوزیشن کی ذمہ داری تھی۔

○ قومی اسمبلی کے پیپلزپارٹی کے رکن اور لیبر ٹاسک فورس کے چیئرمین اور یو بی ایل ایمپلائیز یونین کے صدر اور ایمپلائیز فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری عبدالعزیز میمن سمیت یونائیٹڈ بینک لیمٹڈ کے ہیڈ آفس کراچی سے مزید ایک درجن بڑے بڑے افسران کو ایف آئی اے نے گرفتار کر لیا ہے رینجرز اور پولیس کے دستوں نے صبح سے ہی کراچی میں یو بی ایل کی تمام برانچوں کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ بینکوں میں داخل ہونے والے افراد کی تلاشی لی گئی۔ پولیس نے گرفتاری سے قبل ہیڈ آفس کا مرکزی دروازہ بند کر دیا۔ گرفتار شدگان پر کروڑوں روپے کی خورد برد کا الزام ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں مزید گرفتاریوں کا امکان ہے۔ گورنر سٹیٹ بینک نے کہا ہے کہ ملزمان کے خلاف مضبوط شہادتیں موجود ہیں۔ بینک یونین کی جانب سے گرفتاریوں کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ عزیز میمن کے خلاف بے شمار مقدمات ہیں۔ جن میں بعض کی ایف آئی آر ز سربمہر ہیں۔ سٹیٹ بینک آٹھ ماہ سے ان معاملات کی مانیٹرنگ کر رہا تھا۔ آڈٹ رپورٹوں میں زبردست کرپشن کے انکشافات کئے گئے ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عبدالقیوم نے آزاد کشمیر اسمبلی توڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کام وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں اداروں کا احترام نہ ہو۔ ہم ایک پارٹی کو خوش کرنے کے لئے آئین کو نہیں چھوڑ سکتے۔ صدارتی انتخاب ملتوی نہیں کریں گے۔ ہمارے معاملات میں مداخلت کی گئی تو اس کا جواب پاکستان میں دیں گے۔ یہ کھیل اتنا لمبا ہو جائے گا کہ سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ آزاد کشمیر کے شہریوں کو چوتھے درجے کا شہری نہ سمجھا جائے۔

○ آزاد کشمیر اسمبلی کے سپیکر نے اعلان کیا ہے کہ آزاد کشمیر کے نئے صدر کا انتخاب 22- مئی کو ہوگا۔ وفاقی وزیر سید خورشید شاہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اسمبلی نہیں توڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے تو اقتدار سنبھالتے ہی حکومت کو برطرف کر دیتے۔ قانون ساز اسمبلی اور کونسل کا مشترکہ اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر نے اسمبلی توڑنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے ٹیلی فون پر سردار عبدالقیوم سے رابطہ قائم کیا اور کہا کہ ہم آپ سے تعاون کے لئے تیار ہیں بتائیں ہمیں کیا کرنا ہے۔ اس کے جواب میں سردار قیوم نے کہا کہ "ابھی انتظار کریں۔"

○ آزاد کشمیر میں عام انتخابات 30- جون کو اور صدارتی انتخاب 22- مئی کو کرائے جانے کی امید ہے۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ عمران خان اور ان کے ساتھیوں کے خلاف دفعہ 144 کا مقدمہ جلد ختم کر دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ بے نظیر حکومت کو عمران خان سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے جس کا صرف تاج جمالی نے ساتھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بم دھماکوں کی روک تھام کے لئے پولیس ایکٹ میں ترامیم کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ افغانستان سے بلاسٹنگ پاؤڈر آ رہا ہے۔ چاولوں میں چرس کی سمگلنگ کے معاملے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کے ملزم شجاع احمد کو پاکستان لانے کے لئے برطانیہ اور انٹرپول سے رابطہ کیا ہے۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ امن کی بحالی کے بعد اب کراچی کے بارے میں ایم کیو ایم سے مذاکرات کا بہترین وقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رینجرز کو بیرکوں میں بھیجا جا سکتا ہے۔

○ کراچی میں ہڑتالوں سے اب تک ملک کو 74 ارب روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم انتخابی اصلاحات پر عمل درآمد نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بے نظیر بھٹو کے خلاف ریفرنس پر سپیکر نے کارروائی نہ کی تو مسئلہ قومی اسمبلی میں خود اٹھاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ 1996ء الیکشن کا سال ہے کارکن تیاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر علم بغاوت بلند نہ کیا گیا تو آنے والا وقت ہمیں معاف نہیں کرے گا۔ لوگ حکومت ختم ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ الیکشن بھاری اکثریت سے جیتیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں نے چین میں حکومتی پالیسیوں کی حمایت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ میں ملکی مفادات کا سودا نہیں کر سکتا۔ کشمیر اور نیوکلیئر پالیسی کے حوالے سے بے نظیر کے مقاصد ہی اور ہیں۔ لیکن ان ایشوز پر پالیسی کو تبدیل کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

اکسیر اٹھراء — مرض اٹھراء کی شکار بے اولاد دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
گھر کا چراغ — اولاد نرینہ کیلئے ایک نہایت مجرب دوا
تریاق معدہ — گیس، بدہضمی ودیگر امراض معدہ کی ایک مؤثر دوا
علاوہ ازیں ہر قسم کی زنانہ، مردانہ و بچگانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ فون: 777-04524

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 589-04524

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن، (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت /110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 / 219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD. ISD

I.C.C میں داخلہ جاری ہے
• ربوہ میں 1977ء سے کامرس نیز 7 سال سے کمپیوٹر ٹریننگ کی بنیاد رکھنے والا واحد تجربہ کار ادارہ
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ربوہ
• بے شمار مقامی وگردونواح کے طلباء کو ٹریننگ دینے اور کام پر لگوانے کا فخر صرف I.C.C کو حاصل ہے
• تجربہ کار اساتذہ کی زیر نگرانی ٹائپ، شارٹ ہینڈ و کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کریں (طالبات کیلئے علیحدہ وقت کا انتظام ہے)
• داخلہ فارم، پراسپکٹس I.C.C آفس سے مفت حاصل کریں
پتہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلٹی سٹور — دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 343-04524

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534